

جہنم کی خصوصیات کے بارے میں روایات

(مَا جَاءَ فِي صِفَةِ جَهَنَّمَ)

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْوَلَدِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَارُ بَنِي آدَمَ الَّتِي يُوقَدُونَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْأً مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ: فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً؟ قَالَ: إِنَّهَا فَضِلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَ سِتِّينَ جُزْأً.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی آدم جو آگ جلاتے ہیں جہنم کی آگ کے مقابل میں اس کی حرارت ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ، اگر یہی آگ ہوتی تو جلانے کے لیے وہ بھی کافی تھی؟ تو آپ نے فرمایا: اس کو اس کے اوپر اہتر گنا ترجیح دی گئی ہے۔“

وضاحت

یہاں سوال اور جواب میں مطابقت نہیں، لیکن بات اپنی جگہ پر بالکل ٹھیک ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہاں کی آگ

کو اور وہاں کی آگ کو ایک سانہ سمجھو۔ شارحین بھی یہی لکھتے ہیں کہ یہ بات سمجھانے کے لیے ہے۔

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْهُ قَالَ: أَتَرَوْنَهَا حَمْرَاءَ كَنَارِكُمْ هَذِهِ، لَهَا أَسْوَدٌ مِنَ الْقَارِ.
”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ آگ تمھاری
اس آگ کی طرح سرخ ہوگی، وہ تو تار کول سے بھی زیادہ سیاہ ہوگی۔“

وضاحت

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ محدثین کے ہاں یہ طریقہ یہاں ہے کہ صحابی نے اگر بات کی ہوگی تو اس
طرح کی بات وہ پیغمبر سے سنے بغیر نہیں کہہ سکتا، اس لیے وہ ایسی روایت کو مرفوع قرار دیتے ہیں، لیکن یہ تجاوز ہے۔
میرا خیال یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے ذہن کی ایک بات کہہ دی۔ اس کو اگر مرفوع کا
درجہ دے دیا جائے تو پھر حدیث اور اس میں کیا فرق رہا۔ بہت سی مثالیں ایسی ہیں جن پر غور کرنے سے معلوم ہوتا
ہے کہ اس طرح کی بات کو اگر مرفوع کا درجہ دے دیا جائے تو حقیقت بالکل متغیر ہو جاتی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے یہ بات اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوتی تو وہ اسے اپنی بات کی حیثیت سے کہنے کے بجائے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف نسبت کر دیتے تو ان کی بات بڑی اہمیت رکھنے والی ہوتی اور ان کی عزت بھی بہت بڑھتی، لیکن انھوں
نے ایسا نہیں کیا۔ اگر انھوں نے نہیں کیا تو خواہ مخواہ ان کے سر مڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔

(تذبر حدیث ۵۲۴-۵۲۵)

